مطبوعات

قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر در زبان انگریزی) جلد اول از سورۃ فاتحہ تا سورۃ النسا)	از مولانا عبد الماجد دریا بادی ناشر: تاج کمپنی، لاہور بڑی تقطیع۔ صفحات ۴۱۹۔ قیمت درج نہیں۔ طباعت

کا معیار بلند۔

کسی ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کا کام یونہی بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اس مشکل کا اندازہ اُس صورت میں کرنا بہت دشوار ہے جب کلام الٰہی کو کسی دوسری زبان میں منتقل کرنے کا مسئلہ درپیش ہو اور دوسری زبان بھی ایسی جو عربی زبان سے نہ صرف قواعد کے اعتبار سے مختلف ہے بلکہ اندازِ بیان کے نقطۂ نظر سے بھی بالکل الگ اور جدا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم کے جس قدر انگریزی تراجم بازار میں ملتے ہیں۔ اُن میں بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں۔ ان ترجمہ کرنے والوں میں بعض تو وہ لوگ شامل ہیں جو عربی سے بالکل نابلد ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو عربی تو جانتے ہیں لیکن اپنے سینے میں اسلام کے متعلق کینہ و حسد کی آگ رکھتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کے افکار تصورات یکسر باطل ہیں اور اس بنا پر وہ قرآن پاک کا ترجمہ اور تشریح اس انداز سے کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات تک مسخ ہو کر رہ جاتی ہیں۔

ایک مدت سے اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اللہ کا کوئی ایسا بندہ اٹھے جو ایک طرف انگریزی اور عربی پر قدرت رکھتا ہو اور دوسری طرف قلب و نظر کے اعتبار سے مومن ہو اور وہ اس عظیم خدمت کو سرانجام دے۔ مقام شکر ہے اس کام کے لیے اسی قسم کی ایک شخصیت مل گئی۔ مولانا عبد الماجد دریابادی کے بعض نظریات سے کسی شخص کو اختلاف ہوسکتا ہے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اس دور میں وہی ایک شخص ہیں جو انگریزی اور عربی سے پوری طرح واقف ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے متعلق ایک صحیح نقطۂ نظر کے حامل ہیں۔ اُن

میں تجدد پسندی کے وہ رجحانات نہیں ملتے جو ہمارے اس دور کے بعض انگریزی جاننے والوں میں پائے جاتے ہیں۔ وہ قرآن پاک کی اُسی تشریح کے قائل ہیں جو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے جلیل القدر اصحابہ نے کی۔ اپنے اسلاف سے انہیں گہری محبت اور وابستگی ہے۔ پھر وہ ان تمام کوچوں سے نہ صرف آشنا ہیں بلکہ قریب قریب گزرے بھی ہیں جن میں انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان عام طور پر بھٹک جاتے ہیں۔ اس لیے وہی اس کام کو احسن طریق سے کرنے کے اہل ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس کام کو بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔ البتہ اس میں بعض چیزیں تبصرہ نگار نے محسوس کی ہیں جن کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ تفسیری نوٹس میں اسرائیلیات پر بہت زیادہ اعتماد کیا گیا ہے۔ دوسرے ان نوٹس کے پڑھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ فاضل مترجم کے پیشِ نظر اسلام کی مدافعت ہے اور اس وجہ سے اُن کا اندازِ بیان اکثر مقامات پر اعتذار پسندانہ اور معذرت خواہانہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس معاملے میں ہم اُن کی مجبوری کو سمجھ سکتے ہیں۔ مغربی استیلاء کے بعد جب مسلمان ایک محکوم قوم بن کر رہ گئی تو اُس کے "خوب و ناخوب" کے معیار بھی مغرب سے درآمد کیے جانے لگے۔ ہر وہ چیز جسے اہلِ مغرب نے صحیح کہا وہ اُس کے نزدیک صحیح ٹھہری اور وہ چیز انہوں نے باطل قرار دیا وہ غلط ہو گئی۔ چنانچہ اس دور میں اسلام پر جتنے ممتاز لکھنے والے تھے انہوں نے نئی پود کو کفر و الحاد سے بچانے کے لیے یہی طریقہ مناسب سمجھا کہ تعلیماتِ الٰہی کو برحق ثابت کرنے کے لیے مغربی مفکرین کی آرا کو زیادہ سے زیادہ نقل کیا جائے۔ لیکن اب جبکہ مغربی تہذیب کا طلسم ٹوٹ چکا ہے اور مسلمانوں کے اندر یہ احساس ابھر رہا ہے کہ وہ پیغامِ الٰہی کے علمبردار اور عظیم الشان روایات کے حامل ہیں اس لیے یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ وہ مغرب سے مرعوب اور مغلوب ہوں۔ . . . . احساسات کی اس نئی فضا میں وہ نوٹس جو آج سے کافی مدت پیشتر لکھے گئے تھے، کچھ پرانے معلوم ہوتے ہیں۔ انسان جو علمی کام بھی کرے گا۔ اس میں اپنے عہد اور حالات کا پرتو ضرور ہوگا۔ یہی حال اس تفسیر کا ہے۔ افسوس ہے کہ تاج کمپنی والوں نے اس کے

شائع کرنے میں غیر معمولی تاخیر کر دی۔ اگر یہ بروقت شائع ہو جاتی تو دوسرے ایڈیشن کے موقع پر اس میں وقت کے لحاظ سے مناسب تبدیلیاں کی جاسکتی تھیں۔

یہ وہ دو چیزیں ہیں جو ہم نے محسوس کی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ بات بلا خوف تردید کی جاسکتی ہے۔ کہ آج تک انگریزی زبان میں جتنے مشروح تراجم شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے بہترین اور سب سے زیادہ قابلِ اعتماد ترجمہ یہی ہے۔

فاروق العزیز | تالیف: ابو الفاروق عبید اللہ صاحب ملتانی۔ ناشر: ادارہ احیاء السنۃ ملتان صفحات ۴۷۳۔ قیمت مجلد چھ روپے۔

فاروق العزیز ایک ہونہار نوجوان تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی ذوق اور استعداد عطا فرمائی تھی۔ ان کے دل میں اشاعت دین کے لیے ایک گہری تڑپ تھی اور یہی تڑپ انہیں ہمیشہ بے چین رکھتی۔ اسی کی بدولت وہ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوئے اور بالآخر اسی راہ میں اپنے وطن، اور اعزاو اقارب سے دور جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اور عین شباب میں بلکہ شباب کے آغاز ہی میں اپنے خالق سے جا ملے۔

اپنے نوجوان اور صالح بیٹے کی وفات پر باپ کا متاثر ہونا بالکل ایک فطری امر ہے مگر صاحب ایمان باپ نے دل بہلانے کے لیے بھی وہ طریقہ اختیار کیا جس میں تسکین بھی تھی اور خدمتِ دین بھی۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں انہوں نے دعوت و تبلیغ کی سیر دہ صد سالہ روداد بیان فرمائی ہے۔ اسلوبِ نگارش میں ایک دلکشی اور سوز ہے جو قاری کے دل کو شدید طور پر متاثر کرتا ہے۔ کتاب کے آخری حصہ میں فاروق العزیز مرحوم کی زندگی کے مختصر حالات اور اُس کے خطوط درج ہیں جن کے مطالعہ سے ایک انسان جس میں ایمان کی کوئی رمق موجود ہو، بہت کچھ کام کی باتیں سیکھ سکتا ہے۔

پوری کتاب اس قابل ہے کہ اُس کا مطالعہ کیا جائے۔ معیارِ کتابت اور طباعت گوارا ہے۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا | تالیف: محترمہ ثبینہ توفیق مصری۔ ترجمہ: شیخ محمد احمد پانی پتی۔ ناشر: مرکز اشاعت رام گلی نمبر ۴۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور۔ صفحات ۱۱۱ قیمت ۲ روپے۔ طباعت

کا معیار عمدہ۔

یہ مختصر کتاب اُس محترم خاتون کی سرگذشت ہے۔ جسے سب سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا اور جن کے متعلق خود سرورِ کائنات نے یہ فرمایا "خدیجہ نے اس وقت میری تصدیق کی جب تمام قوم میری تکذیب کے درپے تھی۔ وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی جب تمام لوگوں نے میری باتیں سننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے اس وقت مجھ پر اپنا مال خرچ کیا جب کوئی شخص مجھے ایک درہم بھی دینے کے لیے تیار نہ تھا"۔ زیرِ تبصرہ کتاب اسی پاکباز خاتون کا تذکرہ ہے جسے مصر کی ایک فاضل خاتون نے لکھا ہے اور جناب شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے اسے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ یہ کتاب بڑی ایمان افروز ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اس کا ہر مسلمان خصوصاً عورتیں اور بچیاں ضرور مطالعہ کریں۔